عورت کے لیے عذر کے دنوں میں مہندی لگانے اور ناخن کاٹنے کا حکم؟

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا عورت حیض کے دنوں میں مہندی لگوا سکتی ہے اور ناخن کاٹ سکتی ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حیض کے ایام میں مہندی لگوانا، جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔ یوں ہی ان دنوں میں ناخن کاٹنا بھی جائز ہے، البتہ جب حیض کا خون ختم ہونے پر غسل واجب ہوجائے تو اس وقت غسل سے پہلے ناخن کاٹنے سے بچنا چاہیے؛ کیونکہ اس صورت میں عورت جنبی کے حکم میں ہوتی ہے اور حالت جنابت میں ناخن کاٹنا مکروہ ہے۔

سنن ابن ماجہ کی حدیث پاک میں ہے: ”ان امرأة سألت عائشة قالت: تختضب الحائض؟ فقالت: قد كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم ونحن نختضب، فلم يكن ينهانا عنه“ ترجمہ: ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا: کیا حیض والی عورت خضاب لگا سکتی ہے؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں ہوتی تھیں اور خضاب لگاتی تھیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں اس سے منع نہیں فرمایا کرتے تھے۔ (سنن ابن ماجہ، أبواب الطھارۃ وسننھا، باب الحائض تختضب، جلد1، صفحہ518، حدیث656، دار الجیل، بیروت)

تفہیم المسائل میں ہے: ”خواتین ایام مخصوص میں مہندی لگا سکتی ہیں، اپنے ہاتھ پاؤں پر یا بالوں پر، اور ایام گزرنے پر جب وہ غسل کریں گی تو پاک ہوجائیں گی۔“ (تفہیم المسائل، جلد2، صفحہ69، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، کراچی)

امام اہل سنت اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات : 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں : "عورت حیض کی وجہ سے اس وقت حدث والی ہوگی جب حیض منقطع ہو جائے، اس سے پہلے نہ اسے حدث ہے، نہ حکم غسل۔" (فتاوی رضویہ، جلد3، صفحہ 254، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

مفتی مصر علامہ سید احمد بن محمد طحطاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات : 1231ھ/1815ء) لکھتے ہیں : "قص الأظفار هو إزالة ما يزيد على ما يلابس رأس الإصبع من الظفر بمقص أو سكين أو غيرهما و يكره بالأسنان لأنه يورث البرص والجنون وفي حالة الجنابة و كذا إزالة الشعر لما روى خالد مرفوعا من تنور قبل أن يغتسل جاءته كل شعرة فتقول يا رب سله لم ضيعني ولم يغسلني" ترجمہ : جو ناخن کا حصہ انگلی کے سرے سے متصل حصے پر زائد ہو، اسے قینچی، چاقو یا کسی اور چیز سے زائل کر دینا، ناخنوں کا کاٹنا ہے اور دانتوں سے (انہیں کاٹنا) مکروہ ہے؛ کیونکہ یہ برص اور جنون کا باعث ہوتا ہے، اور جنابت کی حالت میں ناخن کاٹنا اور یوں ہی بال صاف کرنا مکروہ ہے، اس روایت کی وجہ سے جو حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جو شخص غسل سے پہلے بال صاف کرے، تو ہر بال آکر اللہ تعالیٰ سے عرض کرے گا : یا رب! اس سے پوچھ، اس نے مجھے کیوں تلف کیا درحالیکہ اس نے مجھے دھویا نہ تھا؟۔ (حاشیۃ الطحطاوي علی مراقی الفلاح، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ، جلد1، صفحہ 525، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

فتاوی عالمگیری میں ہے : "حلق الشعر حالة الجنابة مكروه و كذا قص الأظافير كذا في الغرائب" ترجمہ : جنابت کی حالت میں بال مونڈنا مکروہ ہے، اور اسی طرح ناخنوں کا کاٹنا بھی مکروہ ہے، ایسا ہی غرائب میں ہے۔ (فتاوی ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان والخصاء...، جلد5، صفحہ 358، دار الفکر، بیروت)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات : 1367ھ/1948ء) لکھتے ہیں : "جنابت کی حالت میں نہ بال مونڈائے اور نہ ناخن ترشوائے کہ یہ مکروہ ہے۔" (بہار شریعت، جلد3، حصہ 16، صفحہ 585، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

کتاب "خواتین کے مخصوص مسائل" میں ہے: "حیض و نفاس کی حالت میں بال یا ناخن کاٹنا جائز ہے۔ ہاں جب حیض یا نفاس ختم ہو کر غسل واجب ہو گیا، اس کے بعد غسل کرنے سے پہلے پہلے بال یا ناخن کاٹنے سے بچنا چاہیے کہ اس وقت اس کی حالت جنبی شخص کی طرح ہے اور حالت جنابت میں غسل سے پہلے بال یا ناخن کاٹنا مکروہ ہے۔" (خواتین کے مخصوص مسائل، صفحہ 134، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-773

تاریخ اجراء: 01 ذوالحجۃ الحرام 1446ھ/29 مئی 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net